إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا

آبِ کوثر

فضلِ الصلوٰۃ والسلام
علیٰ افضل الخلق وسید الانام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

از قلم:

حضرت علامہ الحاج

مُفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

صلی اللہ علی حبیبنا سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

فہرست مضامین

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

صفحہ نمبر	نام مضامین
۱۷۶	درودِ پاک کی برکت سے مسخ شدہ صُورت منور ہوگئی
۱۹۷	درود پاک کی برکت سے لاکھ کی شفاعت
۲۱۲	شیخ محمد بن سلیمان جزولی کا ۷۵ سال بعد جسم تروتازہ
۲۱۳	گستاخ صحابہ کی توبہ
۲۱۷	شاہ عبدالرحیم کو موئے مبارک عطا ہوئے
۲۲۲	دُرود پاک کی برکت سے جان کنی میں آسانی
۲۲۲	سو سالہ گنہگار بخشا گیا
۲۲۳	خلاد بن کثیر کو بخشش کی نوید
۲۲۷	دُرود پاک کی برکت سے مسجد منور ہے
۲۲۷	قبر میں انعامات
۲۳۲	معذب لڑکی کو نورانی تاج
۲۳۴ - ۲۴۱	باآوازِ بلند دُرود پاک پڑھنے سے سارے بخشے گئے
۲۳۵	عُلمائے کرام کو انعامات
۲۳۶	دُرود پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات
۲۳۹	سیدالعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایمان کے ضامن بن گئے
۲۵۸	حصولِ شفاعت کے لیے دُرود پاک کی کثرت
۲۶۲	دُرود پاک میں بُخل کرنے والوں کا انجام
۲۶۷	محدّث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ پر نور کی بارش
۲۶۸	گُستاخی کرنے والوں کا انجام
۲۷۲	ادب کرنے والوں کو اِنعام
۲۷۴	دُرود پاک پڑھنے کے آداب
۲۷۷	دُرود پاک کے صیغے
۲۸۷	آبِ کوثر سے متعلق بشارات

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب: آبِ کوثر

مصنف: حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کتابت: احمد علی بھٹہ

Scaned &
Uploaded by:
Kashif Mir
+92 345 777 6062
www.cashifmir.com

سال اشاعت: یکم ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

إنَّ أولى الناس بي يوم القيامة أكثرهم عليَّ صلاة

أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا

آبِ کوثر

فضل الصلوٰۃ والسلام
علیٰ افضل الخلق وسید الانام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

از قلم:

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

مکتبہ سلطانیہ

محمد پورہ، مین بازار فیصل آباد۔ پاکستان

فون: 0092 41 2637239

صلى الله على حبيبنا سيدنا

محمد

وآله وسلم





نعت

سید المرسلین ﷺ خاتم النبیین

خواجۂ دُنیا و دیں گنجِ وفا!
صدر و بدرِ ہر دو عالم مصطفےٰ

آفتابِ شرع و دریائے یقین،
نُورِ عالم رحمۃ للعالمین،

خواجۂ کونین و سُلطانِ ہمہ!
آفتابِ جان و ایمانِ ہمہ

صاحبِ معراج و صدرِ کائنات
سایۂ حق خواجۂ خورشیدِ ذات

مہدیٔ اسلام و ہادیٔ سُبل!
مفتیٔ غیب و امامِ جُزو و کُل!

ہر دو گیتی از وجودش نام یافت
عرش نیز از نامِ او آرام یافت

نُورِ اُو مقصودِ مخلوقات ہست
اصلِ معدومات و موجودات ہست

بہرِ خویش آں پاک جاں را آفرید
بہرِ اُو خلقِ جہاں را آفرید

آفرینش را جز او مقصود نیست
پاک دامن تر ازو موجود نیست

در پناہِ اُوست موجودی کہ ہست
وز رضائے اُوست مقصودی کہ ہست

ماہ از انگشتِ او بشگافتہ
مہر در فرمانش از پس تافتہ

کعبہ زو تشریفِ بیت اللہ یافت
گشت ایمن ہر کہ در وے راہ یافت

جبرئیل از دستِ او شد خرقہ دار
در لباسِ وجیہ زاں شد آشکار

عقل را در خلوتِ اُو راہ نیست
علم نیز از وقتِ اُو آگاہ نیست

اُوست سُلطان و طفیلِ او ہمہ
اُوست دائم شاہ و خیلِ او ہمہ

هم پس و هم پیش از عالم توئی — سابق و آخر بیک هم هم توئی

خواجگی هر دو عالم تا ابد! — کرد وقفِ احمدِ مرسل احد

یا رسول اللہ! بس درماندہ‌ام — باد بر کف خاک بر سر ماندہ‌ام

بیکساں را کس توئی در ہر نفس — من ندارم در دو عالم جز تو کس

یک نظر سوے منِ غمخوارہ کُن — چارہ کارِ منِ بےچارہ کُن!

دیدۂ جاں را لقائے تو بس ست — ہر دو عالم را رضائے تو بس ست

آنکہ آمد نُہ فلک معراجِ اُو — انبیاء و اولیاء محتاجِ اُو

ہر دم از ما صد درُود و صد سلام
بر رسُول و آل و اصحابش تمام

خواجہ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

یا صاحب الجمال و یا سید البشر (صلی اللہ علیہ وسلم)
من وجهک المنیر لقد نوّر القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(حافظ شیرازی شمس الدین محمد)

ابتدائیہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد

والدگرامی قدر حضرت العلام مولانا المفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف "آبِ کوثر" تاحال تقریباً ایک لاکھ کے قریب چھپ چکی ہیں۔ مختصر وقت میں اس کتاب نے علما ومشائخ اور پڑھے لکھے طبقہ میں جو مقبولیت حاصل کی ہے وہ فضل خداوندی پر دال ہے۔ علماء کرام کی نظر میں اُردو زبان میں "فضائل دُرود شریف" کے پاکیزہ عنوان پر اس سے بہتر کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ فللّٰہِ الحمد۔ اس کتاب مستطاب کے مطالعہ سے قاری کے دل میں محبتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدس جذبات موجزن ہوتے ہیں جس سے عقائد کی اصلاح بھی خود بخود ہو جاتی ہے۔ اس میں واعظین کے لیے وافر مواد موجود ہے۔ متعدد ایسے خطیب دیکھنے میں آئے کہ جب انھوں نے "آبِ کوثر" میں درج مواد سے اپنے سامعین کو محظوظ فرمایا تو پورے مجمع پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ سب سے نمایاں بات یہ کہ اس کے مطالعہ سے جب ایمان کی روشنی نصیب ہوتی ہے تو قاری کے دل میں درود پاک کی کثرت کا ذوق شوق پیدا ہوتا ہے پھر وہ آسانی سے درود پاک کثرت سے پڑھ سکتا ہے جو دونوں جہان کی سعادت اور قبر و برزخ کا نور ہے خود فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس پر شاہد ہے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے خداوند قدوس اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

کتاب آپ کے سامنے ہے پڑھیے اگر قلب میں سوز اور محبت پیدا ہو تو والد گرامی قدر اور اس حقیر کے لیے دعا ضرور فرمائیے۔

محمد سعید احمد اسعد غفرلہ الاحد

ناظم اعلیٰ دارالعلوم امینیہ رضویہ شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد۔ فون ۶۳۲۱۴۳

اعتذار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

فقیر کو اس بات کا پُورا پُورا احساس ہے کہ فقیر فنِ تصنیف کی اہلیت نہیں رکھتا۔ لہٰذا قارئین کرام سے اپیل ہے کہ فقیر کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کریں اور "خُذْ مَا صَفٰی دَعْ مَا کَدَرْ" پر عمل کرتے ہوئے دُعاخیر سے نوازیں۔ اگر کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھیں تو یہ اللّٰہ تعالیٰ کی توفیق پر محمول کریں۔

اللّٰہ تعالیٰ اِس کتاب کو قبول فرمائے اور فقیر اور فقیر کے والدین نیز جن احباب نے اِس کارِ خیر میں تعاون کیا ہے اُن کے لیے بخشش کا ذریعہ بنائے آمین

بجاہ حَبِیْبِہٖ الامین الکریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ الطاھرات المطھرات الطیبات اُمہات المُؤْمِنِیْنَ وذریتہ اِلٰی یوم الدِّین ○

فقیر ابو سعید غفرلہٗ

آبِ کوثر

- جس میں علم کے موتی اتنے کہ علماء کے لیے قیمتی سرمایہ۔
- زبان اتنی آسان کہ بچّے بھی روانی سے پڑھ سکیں۔
- زبان میں اتنی مٹھاس کہ ختم کیے بغیر چھوڑنے کو جی نہ چاہے۔
- برکتوں سے اتنی بھرپور کہ جس گھر میں ہو وُہ مصیبتوں سے محفوظ رہے۔
- اس محبّت سے لکھی گئی کہ پڑھنے والا حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے محبّت واُلفت کی مہک محسوس کرے۔
- اس جذبے سے لکھی گئی کہ قاری اپنی آنکھوں پر قابو نہ پا سکے۔
- قیمت صرف اتنی کہ ایک مرتبہ نبیِّ عربی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پیار و اُلفت میں ڈوب کر پڑھ لی جائے۔
- اکثر ایسے بھی ہوا کہ دورانِ مطالعہ قاری بارگاہِ حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم میں اپنی آنکھوں کے موتی نچھاور کرتا رہا جیسے ہی عالمِ وارفتگی میں بھیگی پلکیں آپس میں پیوست ہوئیں تو مظہرِ جمالِ الٰہی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا چمکتا نُور برساتا چہرہ سامنے تھا۔

آپ بھی گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر ادب واحترام سے اسے پڑھیے ہوسکتا ہے کرم والا آپ پر بھی کرم فرما دے۔

(منجانب) محمد کریم سلطانی امیر ادارہ تبلیغ الاسلام
فیصل آباد

آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی ز آفات دارین رہی — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی تو مخدومِ خلقت شوی — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی تو قربِ حبیبؐ خدا — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ از آبِ کوثر خوری — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی تو رستن ز غضب الٰہ — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ اولادت شود خوش خصال — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ مرگ تو آساں شود — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ گورت بود بوستان — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ از نارِ دوزخ رہی — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی شفاعت شفیعؐ انام — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی ز حُورانِ جنت نصیب — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی تو از زنگ شود پاک دل — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ عشق تو وافر شود — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی اے عارف تو عارف شوی — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی کہ حسانؔ تو حسان شوی
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

قاری محمد مسعود حسان [illegible]

حاجی محمد [illegible]

ؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ وسلم

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ حبیبک

المصطفیٰ ونبیّک المرتضیٰ ورسولک المجتبیٰ وعلیٰ

آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وذریّتہٖ اجمعین الیٰ

یوم الدین ○ امابعد........

میرے عزیز بھائیو! درود پاک ایک ایسی نعمت ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ درود پاک کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے کچھ بزرگانِ دین نے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کیے ہیں۔ مثلاً علامہ امام حافظ الحدیث شمس الدین سخاوی قدس سرہٗ نے "القول البدیع" میں اور شیخ المحدثین الشاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہٗ نے "جذب القلوب" میں لکھے ہیں۔ اُن میں سے چند سپردِ قلم کیے جاتے ہیں تاکہ احباب کا شوق ذوق زیادہ ہو اور اس لازوال دولت سے اپنی اپنی جھولیاں بھر لیں۔

۱۔۔۔ حبیبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔ ایک کے بدلے ایک نہیں بلکہ ایک کے بدلے کم از کم دس

۲۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کے لیے رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش کی دُعائیں کرتے ہیں۔

۳۔۔۔ جب تک بندہ درود پاک پڑھتا ہے فرشتے اس کے لیے دُعائیں کرتے

رہتے ہیں۔

۴۔۔۔ درُودِ پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔

۵۔۔۔ درُودِ پاک سے عمل پاک ہو جاتے ہیں۔

۶۔۔۔ درُودِ پاک خود اپنے پڑھنے والے کے لیے اللّٰہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔

۷۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔

۸۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کے لیے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

۹۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کو پیمانے بھر بھر کر ثواب ملتا ہے۔

۱۰۔۔۔ جو شخص درُودِ پاک کو ہی وظیفہ بنا لے اس کے دُنیا اور آخرت کے سارے کے سارے کام اللّٰہ تعالیٰ خود اپنے ذمے لے لیتا ہے۔

۱۱۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

۱۲۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والا ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے۔

۱۳۔۔۔ شفیع المذنبین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم درُودِ پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

۱۴۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

۱۵۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کے لیے اللّٰہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے

۱۶۔۔۔ اللّٰہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۷۔۔۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔

۱۸۔۔۔ لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بری ہے۔

۱۹۔۔۔ درُود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سائے کے نیچے
جگہ دی جائے گی۔

۲۰۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہوگا۔

۲۱۔۔۔ درُود پاک پڑھنے والے کے لیے جب وُہ حوضِ کوثر پر جائے گا خصُوصی
عنایت ہوگی۔

۲۲۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں ہوگا۔

۲۳۔۔۔ پُل صراط پر سے نہایت آسانی سے اور تیزی سے گزر جائے گا۔

۲۴۔۔۔ پُل صراطِ پر اُسے نُور عطا ہوگا۔

۲۵۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکان جنّت میں دیکھ لیتا ہے۔

۲۶۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کو جنّت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔

۲۷۔۔۔ درُود پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

۲۸۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنا عبادت ہے۔

۲۹۔۔۔ درُودِ پاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک عملوں سے پیارا ہے۔

۳۰۔۔۔ درُودِ پاک مجلسوں کی زینت ہے۔

۳۱۔۔۔ درُودِ پاک تنگدستی کو دُور کرتا ہے۔

۳۲۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے حضُور صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا۔

۳۳۔۔۔ درُودِ پاک، درُود شریف پڑھنے والے کو اور اسکی اولاد کو اور اسکی اولاد کی اولاد کو
رنگ دیتا ہے۔

۳۴۔۔۔ درودِ پاک پڑھ کر جس کو بخشا جائے اُسے بھی نفع دیتا ہے۔
۳۵۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کا اور پھر اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرب نصیب ہوتا ہے۔
۳۶۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔
۳۷۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کا دل زنگار سے پاک ہو جاتا ہے۔
۳۸۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔
۳۹۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔
۴۰۔۔۔ سب سے بڑی نعمت یہ کہ درودِ پاک پڑھنے والے کو رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے۔ (القول البدیع)

"جذب القلوب" میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کیے گئے ہیں:

۴۱۔۔۔ ایک بار درودِ پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔
۴۲۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
۴۳۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔
۴۴۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا۔
۴۵۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لیے قیامت کے دن

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔

۴۶۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

۴۷۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

۴۸۔۔۔ جس مجلس میں درودِ پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

۴۹۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے سے سید الانبیاء حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔

۵۰۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود درودِ پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

۵۱۔۔۔ قیامت کے دن سیدِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درودِ پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

۵۲۔۔۔ فرشتے درودِ پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

۵۳۔۔۔ فرشتے درودِ پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

۵۴۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربارِ رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درودِ پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

۵۵۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

(جذب القلوب صـ ۲۵۳)

بزرگانِ دین کے ارشاداتِ مبارکہ سے چند فوائد فقیر عرض کرتا ہے:

۵۶۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں

جھک جاتی ہیں۔

۵۷۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔

۵۸۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے سے جنّت وسیع ہوتی جاتی ہے۔

۵۹۔۔۔ درودِ پاک کی کثرت سے بندہ اولیائے کرام کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔

۶۰۔۔۔ قانونِ قدرت ہے کہ جو اس جہاں میں ہنستا ہے وُہ اُس جہاں میں روئے گا اور جو یہاں روتا ہے وُہ وہاں خوشیاں منائے گا۔ جو یہاں عیش کرتا ہے وہاں مصیبتوں میں پھنس جائے گا۔ لیکن درودِ پاک پڑھنے والے کے لیے یہاں بھی عیش، وہاں بھی عیش، یہاں بھی خوشیاں مناتا ہے اور وہاں بھی خوشیاں منائے گا۔

۶۱۔۔۔ درودِ پاک ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔

۶۲۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔

۶۳۔۔۔ درودِ پاک ہر خیر کا جالب اور ہر شر کا دافع ہے۔

۶۴۔۔۔ درودِ پاک فتوحات کی چابی ہے۔

۶۵۔۔۔ درودِ پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے۔

۶۶۔۔۔ درودِ پاک جنّت کا راستہ ہے۔

۶۷۔۔۔ درودِ پاک گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۶۸۔۔۔ درودِ پاک کی کثرت کرنا آرزوؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

۶۹۔۔۔ درودِ پاک کی کثرت کرنا اہلسنّت وجماعت کی علامت ہے۔

۷۰۔۔۔ درودِ پاک کی کثرت کرنے والے کو قبر میں نہ مٹی کھائیگی نہ کیڑے۔

فقیر اپنی طرف سے عرض کرتا ہے :

۷۱ ــــ درود پاک "آبِ حیات" ہے ، وُہ آبِ حیات کہ ہزاروں آبِ حیات اِس پر قربان ہو جائیں کیونکہ بالفرض کسی کو دُنیا میں آبِ حیات مل جائے اور وُہ اُسے پی لے اور پھر اُسے ہزار، پانچ یا دس ہزار سال تک بلکہ قیامت تک زندگی مل جائے تو دُنیاوی زندگی، گدلی زندگی، پریشانیوں کی زندگی دھوکہ و فریب کی زندگی آخر ختم ہو جائے گی لیکن درود پاک وُہ آبِ حیات ہے کہ جس نے اِسے پی لیا اُسے جنّت میں وُہ زندگی عطا ہو گی جو ختم ہونے والی نہیں مثلاً ہزار، لاکھ، کروڑ، ارب، کھرب، سنکھ سال، یہ گنتیاں ختم ہو جائیں گی لیکن وُہ ابدی زندگی ختم ہونے والی نہیں ہے۔ پھر اُس زندگی میں گدلا پن نہیں، دھوکہ فریب نہیں، بے چینی نہیں، دُکھ درد نہیں بلکہ چین ہی چین ہے آرام ہی آرام ہے، سکُون ہی سکُون ہے۔ تو دُنیا کا آبِ حیات اُس آبِ حیات کا ہم پلّہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ھٰذَا بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

۷۲ ــــ درود پاک اسمِ اعظم ہے۔ جیسے اسمِ اعظم سے سارے کے سارے کام خواہ وُہ دُنیا کے کام ہوں خواہ آخرت کے سب کے سب پورے ہو جاتے ہیں یوں ہی درود پاک سے سارے کے سارے کام پورے ہو جاتے ہیں۔

۷۳ ــــ آج انسان مصیبتوں، پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ اِس کا سبب کیا ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

اِس کا سبب تو یہ ہے کہ ہم نے خواہشات کو اپنایا اور اُس ذاتِ برکات کے دامن سے دُور ہو گئے ہیں۔ جس ذاتِ والاصفات کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور ان نت نئی مصیبتوں کا علاج یہ ہے کہ ہم رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامنِ رحمت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ انسان جتنا ان کے مُبارک قدموں کے قریب ہوتا جائے گا اتنا ہی اُس سے پریشانیاں اور مصیبتیں دُور ہوتی جائیں گی۔ جو اُن کے قدموں سے لگ گیا وُہ بچ گیا اور جو ہٹ گیا وُہ پِس گیا اس کی مثال یوں سمجھ لیجیے، یہ مثال صرف افہام و تفہیم، سمجھنے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ اُن کی شان اس سے بالا و والا، ارفع و اعلیٰ ہے۔ مثال یہ کہ چکی خواہ دستی یعنی گھریلو چکی ہو یا مشینی، طریقہ کار ایک ہی ہے وُہ یہ کہ درمیان میں ایک مرکز، ایک "کِلّی" سی ہوتی ہے جس کے گرداگرد پتھر گھومتا ہے۔ اس کِلّی کے سر پر دانے ڈالے جاتے ہیں وُہ دانے جب کِلّی کے قدموں سے دُور ہوتے ہیں تو پتھر کی زد میں آجاتے ہیں اور پس جاتے ہیں۔ دانے جتنا کِلّی کے قدموں سے دُور ہوں گے اُتنی ہی پتھر کی مار زیادہ پڑے گی۔

آپ ہی سوچ کر بتائیں کہ جو دانہ کِلّی کے قدموں کو نہ چھوڑے اُسے پتھر کی گردش کا کیا ڈر؟ اور جب کِلّی کا دامن چھوٹ گیا، چکی کی گردش اُسے نیست و نابود کر دے گی۔ بلا تشبیہہ کائنات کا مرکز وُہ ذاتِ گرامی ہے جسے رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں "رحمۃ للعٰلمین" کا لقب دیا ہے۔ ساری کی ساری کائنات اُن کے گرد گھوم رہی ہے۔ اور جو شخص اُن کے قدموں سے لپٹا رہے اُسے گردشِ زمانہ کا کیا خوف؟

اُسے گردشِ زمانہ اُس وقت ہی اپنی لپیٹ میں لے گی جب وُہ مرکزِ کائنات کا دامن چھوڑ دے گا۔

لہٰذا ہمارے حادثاتِ زمانہ سے پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچے رہنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مُبارک قدموں کے قریب ہوتے جائیں۔ اور قُرب کا ذریعہ ہے "دُرودِ پاک کی کثرت"۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً" (دلائل الخیرات)

لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وُہ ہے جو مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ

میرے عزیز بھائی! دُرودِ پاک کے بے شمار اور اَن گنت فوائد ہیں جن میں سے ۲۷ تحریر کیے گئے ہیں، یہ سارے کے سارے فائدے بلا شک و شبہ تجھے حاصل ہوں گے مگر تو اُن کا بن کر تو دیکھ! اور اگر تو اُن سے بیگانہ رہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا، فلاں نہیں ہوا، تو قصور تیرا اپنا ہے۔ آفتاب تو پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہو چکا ہے اور پورے جہان کے لیے بلکہ سب جہانوں کیلئے فیض رساں ہے لیکن اگر شپرہ چشم کہتا پھرے کہ آفتاب نہیں ہے تو قصور اُس کا اپنا ہے۔ آفتاب کی فیض رسانی میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اے مرے عزیز! اُن کا دامن

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

پکڑلے اور اُن کو اپنے دل میں جگہ دے۔

در دلِ مُسلم مقامِ مصطفےٰ است (صلی اللہ علیہ وسلم)

آبروئے ما ز نامِ مصطفےٰ است (اقبال علیہ الرحمہ)

دل میں حبیبِ خدا، سید الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی محبت و عظمت پیدا کر! کیوں کہ جو دل اُن کی محبت و عظمت سے خالی ہے اُس کے درودِ پاک پڑھنے کا وزن مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں ہے۔

ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ لَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اَحَدُهَا الصَّلٰوةُ بِغَيْرِ خُضُوْعٍ وَخُشُوْعٍ وَالثَّانِىْ الذِّكْرُ بِالْغَفْلَةِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءَ قَلْبٍ غَافِلٍ وَالثَّالِثُ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ حُرْمَةٍ وَنِيَّةٍ (درۃ الناصحین ص ۶۸)

اے عزیز! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی دین ہیں۔ ان کی محبت ایمان ہے۔ ان کی محبت ایمان کا رُکن ہے۔ ان کی محبت ایمان کی شرط ہے۔

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست (صلی اللہ علیہ وسلم)

گر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی ست (اقبالؒ)

مطالع المسرات میں ہے:

فَاَصْلُ الْاِيْمَانِ مَشْرُوْطٌ بِاَصْلِ الْحُبِّ وَكَمَالُ الْاِيْمَانِ مَشْرُوْطٌ بِكَمَالِ الْحُبِّ ص ۹۰

اصلِ ایمان کے لیے اصلِ محبت شرط ہے اور ایمان کے کامل ہونے

کے لیے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل محبت شرط ہے۔

نیز اسی میں ہے :

وَمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ لَا اِیْمَانَ لَہٗ مَحَبَّتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُکْنُ الْاِیْمَانِ لَا یَثْبُتُ اِیْمَانُ عَبْدٍ وَلَا یُقْبَلُ اِلَّا بِمَحَبَّتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

جس دل میں محبتِ مصطفےٰ نہیں اس کا ایمان ہی نہیں لہٰذا سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ایمان کا رُکن ہے کہ کسی بندے کا ایمان محبتِ رسول کے بغیر نہ ثابت ہو سکتا ہے نہ مقبول ہو سکتا ہے۔

میرے عزیز! ان کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے شرط ہے۔

فَمَحَبَّۃُ اللّٰہِ مَشْرُوْطَۃٌ بِمَحَبَّۃِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ (مطالع المسرات ص ۹)

اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت شرط ہے۔

لہٰذا جو شخص نبی اکرم نورِ مجسم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعوٰی کرے وہ جھوٹا ہے، دربارِ الٰہی سے مردود ہے۔

ایک کلمہ گو مسلمان نے یوں کہہ دیا کہ مجھے تو اللہ کے رسول سے ایمان کی طرف صرف راہنمائی ملی ہے باقی ایمان کا نور وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے نبی کی

طرف سے ایمان کا نُور نہیں ہے۔ یہ سُن کر ایک اللہ والے نے فرمایا "ارے کیا کہتا ہے؟ کیا اگر ہم وُہ نُور جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچ رہا ہے کاٹ دیں اور تیرے پاس وُہ ہدایت وُہ راہنمائی رہ جائے جس کا تُو ذکر کرتا ہے کیا تجھے یہ منظور ہے اُس نے کہا مجھے منظور ہے، اتنا کہنا تھا کہ وُہ بدنصیب صلیب کے سامنے سجدہ ریز ہوگیا اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسُول کے ساتھ کافر ہوگیا اور وُہ کفر پہ ہی مرگیا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ (الابریز صـ۲۲۹)

حضرت ابوالعباس تیجانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فَمَنْ طَلَبَ الْقُرْبَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالتَّوَجُّہَ اِلَیْہِ دُوْنَ التَّوَسُّلِ بِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُعْرِضًا عَنْ کَرِیْمِ جَنَابِہٖ وَمُدْبِرًا مِنْ تَشْرِیْعِ خِطَابِہٖ کَانَ مُسْتَوْجِبًا مِنَ اللّٰہِ غَایَۃَ السُّخْطِ وَالْغَضَبِ وَغَایَۃَ اللَّعْنِ وَالْبُغْضِ وَضَلَّ سَعْیُہٗ وَخَسِرَ عَمَلُہٗ (سعادت الدارین صـ۲)

جو شخص حبیبِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ کے بغیر حضور کی جناب سے منہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کا قُرب چاہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہے وُہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتہا درجہ کی ناراضگی اور غضب کا حقدار ہے وُہ غایت درجہ کی دُوری اور لعنت کا مستحق ہے اُس کی ساری کی ساری کوشش رائیگاں ہیں اور اُس کے اعمال خسارہ ہی خسارہ ہیں۔ نعوذ باللہ الکریم

اے میرے عزیز! اگر کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامن کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے تو وہ اپنے ایمان اور عقیدے کی فکر کرے کہ ایسا شخص مردود ہے مقہور ہے، مبغوض ہے، مطرود ہے، مجور ہے، ممکور ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

مروی ہے کہ رسول اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں کسی نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں سچا پکا مومن کب بنوں گا" فرمایا "تو جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا" اُس نے عرض کیا "میرے آقا! میری محبت اللہ تعالیٰ سے کب ہوگی" فرمایا "جب تو اس کے رسول سے محبت کرے گا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔ پھر عرض کیا اللہ تعالیٰ کے حبیب سے میری محبت کب ہوگی"؟ فرمایا "جب تو ان کے طریقے پر چلے گا، اور اُن کی سُنّت کی پیروی کرے گا، اور اُن سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرے گا اور اُن سے بُغض رکھنے والوں کے ساتھ تو بُغض رکھے گا، اور کسی سے محبت کرے تو ان کی محبت کی وجہ سے کرے، اور اگر کسی سے عداوت رکھے تو ان کی وجہ سے رکھے"۔

پھر فرمایا "لوگوں کا ایمان ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میری محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی اس کا ایمان قوی ہوگا، یوں ہی لوگوں کا کفر ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میرے متعلق بغض زیادہ ہوگا اُس کا کُفر بھی اتنا ہی بڑا ہوگا" پھر فرمایا "خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں، خبردار! جس کے دل میں محبت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں ہے، خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اُس کا ایمان ہی نہیں"۔ (دلائل الخیرات صفحہ ۳۰۹)

میرے مسلمان بھائی! اُس محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت

دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ سیدی الکریم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں "ایک دفعہ دوزخ کا خوف مجھ پر غالب ہوا میں عالمِ بالا میں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "جو ہم سے محبت رکھتا ہے وُہ دوزخ نہ جائے گا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صفحہ ۳۰۹)

الحاصل محبوبِ کبریا، شاہِ انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی محبت کے بغیر کچھ بھی نہیں، پہلے تو دل میں محبت پیدا کر! اُن کی عظمت دل میں بٹھاؤ محبت کا تقاضا ہے کہ تُو اپنے بیگانے کو پہچان، جو اُن کا ہے تُو بھی اُن کا بنے جو اُن سے بیگانہ ہے تُو بھی اُن سے بیگانہ رہے اگر ایسا ہو کر دُرود پاک پڑھے تو رحمت کے دروازے تیرے لیے کھل جائیں گے، جتنے فوائد درُودِ پاک کے ذکر ہوئے ہیں اُن سے ہزار گُنا فوائد کا تُو مستحق ہو گا، وگرنہ محرومی کے سوا تجھے کچھ نہ ملے گا۔

اب اپنے بیگانے کی پہچان کیا ہے ؟ تو فقیر عرض گزار ہے اَلْاِنَاءُ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ یعنی برتن سے وہی چھلکتا ہے جو اُس کے اندر ہوتا ہے محبت والوں کی زبان وقلم سے تو محبت و عظمت کی باتیں سُنے گا، اور بیگانوں کی زبان وقلم سے بیگانگی کی باتیں سُنے گا۔

خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ مبارک :

۱۔ عام مومنوں کے مقام کی انتہا ولیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔
ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے۔
شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

صدیقوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔
نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتدا ہے۔
رسولوں کے مقام کی انتہا اولوالعزم کے مقام کی ابتدا ہے۔
اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی ابتدا ہے اور حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی انتہا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۳۰)

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۲۔۔۔ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس لیے محبت کرتا ہوں کہ وہ میرے آقا کا رب ہے (از مبدا و معاد مترجم ص ۳۷)

سیدی وسندی خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۳۔۔۔ میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مواجہ شریف میں حاضری دی تو وہاں چشمِ دل سے مشاہدہ کیا کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجودِ مبارک عرش سے فرش تک مرکزِ جمیع کائنات ہے ہر چند کہ وہابِ مطلق (عطا فرمانے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن جس کسی کو فیض پہنچا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے ہی پہنچا ہے۔ اور مہماتِ ملک و ملکوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں، (یعنی صرف اس جہاں کے ہی نہیں بلکہ ملک و ملکوت کے مہتمم سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں)۔ گویا ساری خدائی کو انعاماتِ شب و روز روضۂ مطہرہ سے پہنچتے ہیں، صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم۔
(مقاماتِ امام ربانی ص ۱۱۲)

۴۔۔۔ انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرچشمۂ آبِ حیات کے ایک پیالہ سے سیراب و مستفید ہیں اور اولیاء کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے پایاں سمندرِ رحمت کے ایک گھونٹ پر قانع اور منتفع ہیں۔ فرشتے اُن کے طفیلی اور آسمان اُن کی حویلی ہے۔ وجود کا رشتہ اُن کے ساتھ منسلک اور ایجاد کا سلسلہ اُن کے ساتھ مربوط، اور ربوبیت کا ظہور اُن کے ساتھ وابستہ ہے۔ جملہ کائنات اُن ہی کے دم قدم سے قائم ہے، اور کائنات کا خالق اُن کی رضا کا طالب ہے۔ جیسا کہ حدیثِ قدسی میں آیا ہے:

أَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

(مکتوبات سیدی و سندی خواجہ محمد معصوم قیوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۶)

۵۔۔۔ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَلَّكَهُ الْأَرْضَ كُلَّهَا — اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری زمین کا مالک بنا دیا ہے۔

(مواہب لدنیہ للعلامہ القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ زرقانی ص ۲۳۲/۵)

۶۔۔۔ إِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ الْجَنَّةَ بَيْنَ أَهْلِهَا
جنتیوں کے درمیان جنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تقسیم فرمائیں گے۔

(زرقانی ص ۱۱۹/۳)

۷۔۔۔ فَهُوَ خَزَانَةُ السِّرِّ وَمَوْضِعُ نُفُوْذِ الْأَمْرِ فَلَا يَنْفُذُ أَمْرٌ إِلَّا مِنْهُ وَلَا يَنْقُلُ خَيْرٌ إِلَّا عَنْهُ۔ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسرارِ الٰہی کا خزانہ ہیں اور حکم کے نافذ ہونے کا مرکز و محور، لہٰذا کوئی امر

نافذ نہیں ہو سکتا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم سے اور کوئی چیز کسی تک منتقل نہیں ہو سکتی مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ کرم سے۔

زرقانی صہ ۳۸

۸ــــ اِذَا رَامَ اَمْرًا لَا یَکُوْنُ خِلَافُہٗ وَلَیْسَ لِذَالِکَ الْاَمْرِ فِی الْکَوْنِ صَارِفٌ۔ جب حضور کسی امر کا ارادہ فرمائیں تو اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا، اور اُن کے حکم کو جہان میں کوئی نہیں روک سکتا

(زرقانی صہ ۳۹)

۹ــــ وَکَانَ لَہٗ اَنْ یَخُصَّ مَنْ شَآءَ بِمَاشَآءَ مِنَ الْاَحْکَامِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مختار ہیں احکامِ شرعیہ میں سے جس کے لیے جو چاہیں خاص کر لیں

(کشف الغمہ للشعرانی قدس سرہٗ صہ ۴۵)

۱۰ــــ انسان علائقِ بدنیہ اور عوائقِ طبعیہ میں ڈوبا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ غایت تنزہ و تقدس میں ہے، دونوں کے درمیان کوئی مناسبت ہی نہیں ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے فیض لینا وسیلہ اور واسطہ کے بغیر ناممکن ہے اور وہ واسطہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔

(رُوح البیان صہ ۲۲۷، سورۃ احزاب)

؎ معدنِ اسرارِ علام الغیوب
برزخِ بحرین امکان و وجوب

(اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ)

اب ذرا بیگانگی کی بھی چند باتیں ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو اپنے اور

بیگانے کے درمیان تمیز کرنا آسان ہو جائے۔

۱ــــ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی وُہ اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱۵)

۲ــــ سارا کاروبارِ جہاں اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسُول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان ص۵۷)

۳ــــ پیغمبر کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ وُہ بُرے کام سے ڈرائے اور بھلے کام پر خوشخبری سنائے۔ (تقویۃ الایمان ص۲۹)

۴ــــ اولیاء و انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وُہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں۔ (تقویۃ الایمان)

۵ــــ رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔ (معاذ اللہ)

(براہین قاطعہ ص۵۱)

۶ــــ شیطان و ملک الموت کو روئے زمین کا علم محیط ہے۔ (معاذ اللہ)

(براہین قاطعہ ص۵۱)

یہ چند عبارتیں بطورِ نمونہ صرف اپنے مُسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے لیے درج کی گئی ہیں۔ جس مُسلمان کے دل میں محبتِ رسُول اور عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہو گا وُہ بڑی آسانی سے اپنے بیگانے کو پہچان لے گا، لیکن جو دل عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خالی ہو گا وُہ اپنے آپ کو خود جانے اور اس کا کام۔

یا اللہ ہمیں نظرِ بصیرت عطا کر کہ ہم اپنے بیگانے کو پہچانیں اور ہم قبر کے عذاب سے نیز قیامت کی رسوائی سے بچ جائیں۔

اے اللہ تعالیٰ وہ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کہ سیدنا صدیقِ اکبر کو ملا جو خواجہ اویس قرنی کو نصیب ہوا، ہمیں بھی اس سے وافر حصّہ عطا فرما۔ وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز۔

اے میرے عزیز! جبکہ تجھ پر روشن ہو گیا کہ محبّت و عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بغیر کچھ بھی نہیں اور اب تیرا دل عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جگمگا اُٹھا تو اب اس لازوال دولت، بے مثال نعمت اور دونوں جہاں کی سعادت (دُرودِ پاک) کی طرف آ اور ہمّت سے آگے بڑھ۔ میرے بھائی یہ وُہ دولت ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے۔ جس نے دُرودِ پاک کو لے لیا اُس نے دونوں جہاں کو لے لیا۔ منقول ہے کہ سُلطان محمُود غزنوی نے ایک دن دُنیاوی دولت کے اَنبار لگوائے ہر قسم کی چیزیں اور نعمتیں رکھ دیں اور اپنے غلاموں لونڈیوں کو بُلا کر کہا "جس کا جو دل چاہے وُہ لے لے" کسی نے کوئی چیز اُٹھائی اور کسی نے کوئی چیز، لیکن ایاز خاموش کھڑا رہا جب ساری چیزیں لے لی گئیں تو سُلطان محمُود نے ایاز سے پوچھا "تُو نے کچھ نہیں لیا؟" ایاز نے جواب دیا "میں نے سب کچھ لے لیا" اور یہ کہہ کر بادشاہ کے سر پہ ہاتھ رکھ دیا اور کہا "جب میں نے بادشاہ لے لیا تو ساری بادشاہی لے لی"۔

یوں ہی بلا تشبیہہ باقی اوراد و وظائف اپنی اپنی جگہ صدہا برکتوں کا ذریعہ ہیں لیکن جس نے دُرودِ پاک کو لے لیا اُس نے شاہِ کونین رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا جسے سارے جہانوں کی رحمت مل گئی اُسے سب کچھ مل گیا، لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اس سعادت کا تاج ہر کس و ناکس کے سر پہ نہیں رکھا جاتا اور شاہی باز کی خوراک مُردار خور گدھ کے منہ میں نہیں

ڈالی جاتی بلکہ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء۔ یہ دولت کسی اُونچی قسمت والے کو حاصل ہوتی ہے
اے عزیز! جس جماعت نے پوری محنت اور مجاہدہ سے اپنی جان کو پاک کیا ہے، یہ عزت واقبال کا تاج اُنھیں کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ اگر تجھ میں ہمت ہے تو اس چند روزہ اور فانی دُنیا میں اپنے اُوپر آرام کا دروازہ بند کر کے دُنیا کی آسودگی کو رُخصت کر اور بہادرانہ طریقے سے اس میدان میں بازی جیت لے تاکہ بازی جیتنے والوں میں تیرا نام بھی لکھ دیا جائے اور تو بھی انعام واکرام کا حقدار ٹھہرے۔

جو لوگ کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق بھی اُن کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ " والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا " (قرآن مجید)
اللہ تعالیٰ مجھ فقیرِ بے نوا کو آپ سب بھائیوں کو اس چشمۂ آبِ حیات سے سیر ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

وھو حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہٖ رحمۃ للعٰلمین شفیع المذنبین اکرم الاولین والآخرین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ الطاھرات المطھرات الطیبات اُمھات المؤمنین وذُریاتہٖ واصھارہ وانصارہ واولیآء امتہٖ وعلمآء ملتہٖ اجمعین سُبحان ربک ربِ العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدُ للہ ربّ العٰلمین ٥

فقیر ابو سعید غفرلہٗ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذی خلق السمٰوات والارض وجعل الظلمٰت والنور ومن علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً رسوله ونبیه وحبیبه رحمة للعٰلمین الذی من تمسک بذیله نال سعادة الدارین ومن احب الصلوٰة علیه فاز فی الکونین فوزاً عظیماً وصلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ آله واصحابه واولیاء امته وعلماء ملته صلاة دائمة بدوام ملکه باقیة ببقائه لامنتهی لها الی یوم الدین ۝

اما بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم
بسم الله الرحمٰن الرحیم ۝ ان الله وملٰئکته یصلون علی النبی یاایها الذین اٰمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیماً ۝

باب اوّل

درود پاک کی فضیلت احادیثِ مبارکہ سے

حدیث ۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

قَالَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

ترجمہ: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر دُرود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۲ اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِی الدُّنْیَا (سعادۃ الدارین صفحہ)

قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ ہوگا جس نے تم میں سے دُنیا میں مجھ پر دُرود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۳ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَکَتَبَ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔ (ترمذی شریف صفحہ ۶۴ ج ۱)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ

خَطِیْئٰاتٍ وَّ رُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ۔

(مشکوٰۃ ص۸۶ ، دلائل الخیرات ص۶ تفسیر مظہری ص۴۱۲)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۵ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبُشْرٰى فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَآءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ نسائی، دارمی، مشکوٰۃ

دُوسری روایت میں ہے:

عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَهُ اَشَدَّ اِسْتِبْشَارًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اَطْيَبَ نَفْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُكَ قَطُّ اَطْيَبَ نَفْسًا وَّلَا اَشَدَّ اِسْتِبْشَارًا مِّنْكَ الْيَوْمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِيْ وَهٰذَا جِبْرِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِيْ اٰنِفًا فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلٰوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا
وَمَحَوْتُ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَكَتَبْتُ لَهٗ
عَشْرَ حَسَنَاتٍ (القول البدیع ص۱۰۹)

ایک اور روایت ہے :

بَشِّرْ اُمَّتَكَ اَنَّ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ ... فَلْيُكْثِرْ
عَبْدٌ من ذٰلِكَ اَوْلِيُقِلَّ (منہ) وَفِي روايةِ الاصليت
عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتِي عَشْرًا (القول البدیع ص۱۰۹)

تینوں حدیثوں کا ترجمہ :

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربار نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا میں کیوں نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیل علیہ السلام یہ پیغام دے کر گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی اُمتی آپ پر ایک بار درُود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹادوں اور اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں، لہٰذا آپ اپنی اُمت کو اس بات کی خوشخبری سُنا دیجیے اور ساتھ یہ بھی فرما دیجیے کہ اے اُمت اب تمہاری مرضی تم درُود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ دائمًا ابدًا وبارك وسلّم۔

حدیث ۶ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُكْثِرُ الصَّلٰوۃَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِیْ فَقَالَ مَاشِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ صَلَاتِیْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا یُكْفٰی هَمُّكَ وَ یُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ ۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف، الزواجر)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دربارِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اوراد و وظائف میں سے) چوتھا حصہ درود پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف درود پاک پڑھ لوں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی میرے آقا! دو تہائی درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ یہ سُن کر رحمت للعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب

گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

تشریح: اس سے ہر کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو درُود پاک کتنا پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے۔ ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اللّٰھم ارزقنا ھذا من المھد الی اللحد برحمتک

یا ارحم الراحمین۔

حدیث ۷ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد ونسائی ومشکوٰۃ ص۸۶)

رسولِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دُعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما یہ سُن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے۔

جب تو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دُعا مانگ۔ پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تُو دُعا کر تیری دُعا قبول ہوگی۔

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربارِ الٰہی میں سوال کر دیا تھا، حالانکہ سائل کا حق ہے کہ وہ اپنی حاجت دربارِ خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔

(مرقاۃ صـ۲۴۳ ج ۱)

حدیث ۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف صـ۸۶)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر میں نے نبیِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ

کر دُعا کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جائے، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۹ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِیْ کُلَّھَا عَلَیْکَ قَالَ اِذًا یَکْفِیْکَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَا اَھَمَّکَ مِنْ اَمْرِ دُنْیَاکَ وَ اٰخِرَتِکَ وَاِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ۔ (القول البدیع صـ۱۱۹)

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذاتِ بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دُنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ اَکْرَمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

حدیث ۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلَاۃً

(مشکوٰۃ شریف صـ۸۶ القول البدیع صـ۱۰۳)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر ایک بار دُرود پاک پڑھے ، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستّر رحمتیں بھیجتے ہیں

حدیث ۱۱ اَتَانِی اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ اُمَّتِکَ صَلٰوۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّمَحَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّاٰتٍ وَّرَفَعَ لَہٗ عَشْرَ دَرَجٰتٍ وَّرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَھَا ۔ (جامع صغیر ص ج۱)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ کا اُمتی آپ پر ایک بار دُرود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس اُمتی کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس دُرود پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وبارک علیٰ نبیک المصطفٰی وَرَسُوْلِکَ المجتبیٰ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرّۃ ۔

حدیث ۱۲ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ لَّکُمْ وَزَکٰوۃٌ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ عَشْرًا ۔

(القول البدیع ص ۱۰۳)

رسولِ اکرم نُورِ مجسم شفیعِ معظم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ

پر درُود پاک پڑھو، کیونکہ مجھ پر درُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درُود پاک پڑھے اللّٰہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۱۳ اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَغْفِرَۃٌ لِذُنُوْبِکُمْ وَاطْلُبُوْا اِلَی الدَّرَجَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّ وَسِیْلَتِیْ عِنْدَ رَبِّیْ شَفَاعَۃٌ لَکُمْ۔ (جامع صغیر صفحہ ۳۳ ج ۱)

مجھ پر درُود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ تمہارا درُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لیے اللّٰہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

حدیث ۱۴ زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (جامع صغیر صفحہ ۳ ج دوم)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درُود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درُود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نُور ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

حدیث ۱۵ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُصَلِّیْ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ کَانَ

عَلَی الصِّرَاطِ مِنْ اَھْلِ النُّوْرِ لَمْ یَکُنْ مِنْ اَھْلِ النَّارِ

(دلائل الخیرات ص۹ طبع کانپور)

نبی اکرم نُورِ مجسّم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پُل صراط پر عظیم الشان نُور عطا ہوگا، اور جس کو پُل صراط پر نُور عطا ہوگا، وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تشریح: یہ وہی نُور ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ذکر فرمایا ہے؛

یَوْمَ تری المؤمنین والمؤمنات یسعیٰ نورھم
بین ایدیھم و بایمانھم بشرا کم الیوم
جنّٰت تجری من تحتھا الانھر خالدین
فیھا ذٰلك ھو الفوز العظیم۔

جس دن دیکھے گا تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان کا نُور ان کے آگے ان کے دائیں دوڑتا ہوگا اور فرمایا جائے گا تمہارے لیے آج جنّتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں، وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حدیث ۱۶ اِنَّ اَنْجٰکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً (شفاء شریف جلد ۲)

اور القول البدیع میں اتنا مزید ہے:

اِنَّہٗ کَانَ فِی اللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ کِفَایَۃً اِذْ یَقُوْلُ

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الاية
فَأَمَرَ بِذَالِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيُثِيْبَهُمْ عَلَيْهِ

(القول البدیع صـ ۱۲۱)

اے لوگو! بیشک تم میں سے قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھا ہوگا۔

ہاں ہاں! اللّٰہ تعالیٰ اور فرشتوں کا دُرود پاک بھیجنا ہی کافی تھا، مگر ایمان والوں کو دُرود پاک پڑھنے کا حکم اس لیے دیا ہے تاکہ انہیں ان کا اجر عطا کیا جائے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى وَ
حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ
ذُرِّيَاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

حدیث ۱۷ لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُهُمْ
اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ (کشف الغمہ، شفاء شریف صـ ، القول البدیع صـ)

قیامت کے دن میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں دُرود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

اے میرے عزیز! اس وقت کو یاد کر جب سُورج بالکل ہی قریب ہوگا زمین دہکتے ہوئے کوئلے کی طرح تپ رہی ہوگی۔ سر چھپانے کو جگہ نہ ہوگی پینے

کو پانی نہ ہوگا، انسان کو اپنا ہی پسینہ لگام کی طرح منہ تک چڑھا ہوگا۔ وہاں ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم حوضِ کوثر پر اُمت کو پانی پلاتے ہوں گے۔ وہاں پر دُنیا میں دُرود پاک پڑھنے والوں پر خاص عنایت ہوگی۔ اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم درود پاک پڑھنے والوں کو دُور سے ہی دیکھ کر بلائیں گے آؤ آؤ

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ	ساری کثرت پاتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے	آ آ کہہ کے بُلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے	لُطف وہاں فرماتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا، میٹھا میٹھا	پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

جلدی آؤ میں شفیقِ اُمت تمہارے انتظار میں کھڑا ہوں۔ آؤ حوضِ کوثر سے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پانی پیو، یہ وُہ حوضِ کوثر ہے جس نے ایک گھونٹ پی لیا پھر وُہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبی الرحمۃ شفیع الامۃ کاشف الغمہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

ہاں ہاں جس خوش نصیب کو حوضِ کوثر سے پانی کا گھونٹ مل گیا، قیامت کی گرمی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ دُنیا کی گرمی کس شمار میں ہے۔

چنانچہ شواہد الحق میں ہے حضرت شیخ ابو عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ جب میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے ایک آدمی ملا، اس نے بیان کیا کہ مجھے پیاس کبھی نہیں لگتی اور میں پانی نہیں پیتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا ہاں اس کا سبب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ پھر بتایا کہ میں اہل حلہ سے ہوں اور اس سے پہلے میری عقیدت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نہیں تھی۔ میں ایک رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ نہایت کرب اور پریشانی میں سرگرداں ہیں اور شدتِ پیاس میں مبتلا ہیں۔ مجھے بھی بےحد پیاس لگی تھی۔ لوگ ایک طرف جا رہے تھے۔ میں بھی ادھر کو چل دیا۔ آگے بڑھا تو حوضِ کوثر آگیا۔ اس کے چاروں کونوں پر صحابۂ کبار بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کونے پر حضرت صدیق اکبر ہیں، دُوسرے پر حضرت فاروقِ اعظم ہیں، تیسرے پر حضرت عثمان ذوالنّورین ہیں اور چوتھے پر حیدرِ کرّار حضرت علی ہیں۔ (رضی اللہ عنہم) اور وُہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے سوچا مجھے دُوسروں سے کیا غرض، میں تو اپنے علی سے پانی پیوں گا کیوں کہ میری ساری عقیدت و محبّت تو انہیں سے ہے۔ جب میں حیدرِ کرّار رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک نظر دیکھا اور میری طرف سے چہرۂ مُبارک دُوسری طرف پھیر لیا، پھر میں مجبوری کی حالت میں بادلِ نخواستہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے بھی چہرۂ انور دُوسری طرف پھیر لیا، پھر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا، پھر حضرت عثمان ذوالنّورین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی میرے ساتھ یہی سلوک کیا، پھر جب میں ہر طرف سے مایوس و ناکام ہو کر پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو مجھے سَرورِ عالم محسنِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نظر آگئے جو کہ اپنی اُمّت کو حوضِ کوثر کی طرف بھیج رہے تھے، میں بھی حاضرِ خدمت ہو گیا اور عرض کیا یا رسُول اللہ! مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے اور مولا علی کے ہاں حاضر ہوا تھا کہ مجھے پانی پلائیں، مگر انہوں نے مجھ سے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا ہے، اسی طرح فاروقِ اعظم

صدیقِ اکبر اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے میری طرف توجہ نہیں کی۔ یہ سُن کر حضرت رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا میرے پیارے علی تجھے پانی کیوں پلاتے، جبکہ تیرے سینے میں میرے صحابہ کرام کا بغض موجود ہے۔ اس جواب پر میں نے عرض کیا یارسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! اگر میں توبہ کرلوں تو پھر؟ اس گزارش پر حضُور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہاں اگر تُو توبہ کرلے اور مسلمان ہوجائے تو میں تجھے حوضِ کوثر کا پانی پلاؤں گا جس کے بعد تُو کبھی پیاسا نہ ہوگا تو میں نے رسُولِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دستِ شفقت پر توبہ کی اور اسلام قبول کیا۔ پھر اُمّت کے والی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم مجھے حوضِ کوثر پر لائے اور اپنے دستِ کرم سے مجھے جامِ کوثر عطا فرمایا جس سے میں سیراب ہوگیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ زاں بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی۔ پھر میں اپنے اہل وعیال کے پاس گیا اور سب سے بیزاری ظاہر کردی، سوائے ان احباب کے جنہوں نے یہ سُن کر توبہ کرلی اور اس نظریہ سے رجُوع کرلیا۔ (شواھد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق ص۵۳۹)

اس واقعہ کی تصدیق و تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا "میرے حوضِ کوثر کے چار رُکن ہیں، ایک رُکن میرے پیارے ابُوبکر کے قبضہ میں ہوگا، دُوسرا رُکن میرے پیارے فاروق کے قبضہ میں، تیسرا رُکن میرے پیارے عثمان کے قبضہ میں اور چوتھا رُکن میرے پیارے علی کے قبضہ میں ہوگا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

لہٰذا جو شخص ابُوبکر سے تو محبت کرے، لیکن عمر سے بغض رکھے، اسے ابوبکر پانی نہ

پلائیں گے اور جو عُمر سے محبت رکھے اور ابوبکر سے بغض رکھے، اسے عُمر پانی نہیں پینے دیں گے، اور جو عثمان سے محبت کرے مگر علی سے بغض رکھے، اسے عثمان پانی نہیں دیں گے اور جو علی سے محبت رکھے اور عثمان سے بغض رکھے، اسے علی پانی ہرگز نہیں پلائیں گے۔ اور جس نے ابُوبکر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے اپنے دین کو درست کرلیا اور جس نے عُمر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس کا راستہ واضح ہوگیا اور جس نے عثمان کے حق میں اچھی بات کہی، وُہ اللّٰہ تعالیٰ کے نُور سے منوّر ہوگیا اور جس نے علی کے حق میں اچھی بات کہی گویا اس نے مضبُوط کڑا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور جس نے میرے صحابہ کرام کے بارے میں اچھی بات کہی، وُہ مومن ہے۔ (رضی اللّٰہ عنہم)

(شواہد الحق صـ۵۳۹)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَالنَّبِیِّ الْمُخْتَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

حدیث ۱۸ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ۔ (القول البدیع صـ۱۳۶، جلاء الافہام صـ۲۴، الترغیب والترہیب صـ۵۰۱)

(کشف الغمہ صـ۲۷۱)

جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درُود پاک پڑھا، وُہ مرے گا نہیں جب تک کہ وُہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔

تشریح: سبحان اللہ! کتنا بڑا انعام ہے۔ اے عزیز ذرا علیحدہ بیٹھ کر غور کر کہ جنت کتنی اعلیٰ نعمت ہے، ساری دُنیا اور جو کچھ دُنیا میں ہے، ایک پلڑے میں رکھی جائے اور جنت کا ایک رومال ایک پلڑے میں رکھا جائے تو رومال ہی وزنی اور قیمتی نکلے گا۔ اللہ کریم ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بجاہِ حبیبہٖ رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

حدیث ۱۹ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ صَبَابَةً وَشَوْقًا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا وَشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (القول البدیع ص۱۲۰)

جس نے مجھ پر دس بار دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور مجھ پر سو بار دُرود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت و شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اسکا شفیع اور گواہ بنوں گا

تشریح: سبحان اللہ! کتنا خوش نصیب ہے وُہ شخص جس کے ایمان کی گواہی اُمت کے والی شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم دیں اس کی شفاعت کی بھی ذمہ داری اٹھائیں۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہٖ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

ہر کہ باشد عامل صلوٰۃ مدام   آتش دوزخ شود بروے حرام

حدیث ۲۰ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللّٰهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَاَسْكَنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَآءِ۔ (القول البدیع ص۱۰۳، الترغیب والترہیب ص۴۹۵ ج۲)

جو مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ۔

حدیث ۲۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ لَا يُفَارِقُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَّا خَمْسَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَا يَنُوْبُهٗ مِنْ حَوَائِجِهٖ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَالَ فَجِئْتُهٗ وَقَدْ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهٗ فَدَخَلَ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِ الْاَسْوَافِ فَصَلّٰى فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ فَبَكَيْتُ وَقُلْتُ قَبَضَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ

فَرَفَعَ رَاسَهٗ فَدَعَانِیْ فَقَالَ مَالَکَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ
اللّٰہِ اَطَلْتَ السُّجُوْدَ فَقُلْتُ قَبَضَ اللّٰہُ رُوْحَ رَسُوْلِہٖ
لَا اَرَاہُ اَبَدًا قَالَ فَسَجَدْتُ شُکْرًا لِرَبِّیْ فِیْمَا
اَبْلَانِیْ اَیْ اَنْعَمَ عَلَیَّ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ
صَلٰوۃً مِّنْ اُمَّتِیْ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ
وَمَحَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّاٰتٍ ۔ (القول البدیع ص۱۰۰، الترغیب والترہیب ص۴۹۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام دن رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور حضور سے جُدا نہیں ہوتے تھے تاکہ سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ضروریات میں خدمت کی جائے۔ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دولت خانہ سے باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں رونے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح مُبارکہ قبض کر لی ہے، پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سر مُبارک اُٹھایا اور مجھے بُلاکر فرمایا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح مُبارکہ کو قبض فرمالیا۔ اب میں حضور کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا، تو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ پر میرے ربِ کریم نے انعام کیا تو میں نے سجدہ شکر ادا کیا ہے۔ انعام یہ ہے کہ

میری اُمت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درُود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْمُخْتَار سَیِّدِ الْاَبْرَار وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَار۔

حدیث ۲۲ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَتَبَرَّزُ فَلَمْ یَجِدْ اَحَدًا یَتْبَعُہٗ فَفَزِعَ عُمَرُ فَاَتْبَعَہٗ بِمِطْہَرَۃٍ یَعْنِیْ اِدَاوَۃً فَوَجَدَہٗ سَاجِدًا فِیْ شَرْبَۃٍ فَتَنَحّٰی عُمَرُ فَجَلَسَ وَرَاءَہٗ حَتّٰی رَفَعَ رَاْسَہٗ قَالَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ یَا عُمَرُ حِیْنَ وَجَدْتَنِیْ سَاجِدًا فَتَنَحَّیْتَ عَنِّیْ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَانِیْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ وَاحِدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَرَفَعَہٗ عَشْرَ دَرَجٰتٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ۔

(القول البدیع ص۱۰۹ سعادۃ الدارین ص۹۳)

نبی اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم باہر فضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے ہو لیے، تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک بالاخانہ میں سربسجود ہیں۔ حضرت عمر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سرِ مبارک اُٹھایا تو فرمایا اے عمر! تُو نے بہت اچھا

کیا جبکہ تو مجھے سر بسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اسکے دس درجے بلند کرے گا۔ اس حدیث پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلیٰ
آلہٖ واصحابہ وازواجہ الطاھرات امہات المؤمنین
وذریاتہ الیٰ یوم الدین والحمد للہ رب العٰلمین

حدیث ۲۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا فَلْیُقِلَّ عَبْدٌ اَوْ لِیُکْثِرْ۔ (القول البدیع ص۱)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔

مولای صل وسلم دائما ابدا　　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۲۴ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کَتَبَ اللّٰہُ بِھَا

عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ

بِهَا عَشْرَ دَرَجٰتٍ وَكُنَّ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ

(القول البدیع ص۱۰۰، الترغیب والترہیب ج ۲ ص۴۹۶)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس درود پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۲۵ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَخْطُبُ وَيَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً لَمْ تَزَلِ

الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا صَلّٰى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْكُمْ

اَوْ لِيُكْثِرْ۔ (القول البدیع ص۱۱۳)

حضرت عامر بن ربیعہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دوران خطبہ فرماتے سنا "بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَنَبِيِّهٖ وَخَلِيْلِهٖ رَحْمَةً

لِّلْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

حدیث ۲۶ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (القول البدیع صـ۱۲۱)

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے سُنا ہے جو مجھ پر درُود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُخْتَارِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

حدیث ۲۷ عَنْ اَبِیْ کَاھِلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَبَا کَاھِلٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَکُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَذٰلِکَ الْیَوْمَ۔

(القول البدیع صـ۱۱۱، الترغیب والترہیب صـ۲۵)

سیدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین

مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اجمعین کل یوم ولیلۃ مائۃ الف الف
مرۃ الی یوم الدین

حدیث ۲۸ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ رَاضِیًا فَلْیُکْثِرِ
الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ۔ (القول البدیع ص۱۲۲، کشف الغمہ ص۲، سعادۃ الدارین ص۴۰)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم شفیع اعظم سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو، تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْاَمِیْنِ وَرَسُوْلِکَ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کَثِیْرًا کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حدیث ۲۹ اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ
اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی (سعادۃ الدارین ص۵۵)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو، انشاء اللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔

فائدہ: باوثوق ذرائع سے فقیر تک یہ بات پہنچی کہ حضرت خواجہ خواجگان قاضی محمد سلطان عالم میرپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں علمائے کرام آتے اور مسائلِ علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے مولوی صاحب اِس کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو، جب بسیار ورق گردانی کے باوجود مسئلہ نہ ملتا تو آپ کتاب کو اپنے دستِ مبارک میں لیتے اور کتاب بند کر کے درُود پاک پڑھتے اور پھر کتاب کھول کر علماء کرام کے سامنے رکھ دیتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش ہوتی تھی۔

فَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیبِہٖ اَطیَبِ الطَّیِّبِینَ اَطہَرِ الطَّاھِرِینَ اَکرَمِ الاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ

حدیث ۳۰ اَکثِرُوا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ لِاَنَّ اَوَّلَ مَا تُسئَلُونَ فِی القَبرِ عَنِّی (سعادۃ الدارین ص۵۹، کشف الغمہ ص۳۹)

اے میری اُمت مجھ پر درُود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔

تشریح: اس مقام پر اوّلیت کو اہمیت کے معنی میں لیا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے یعنی قبر میں منکر نکیر جتنے سوال کریں گے ان میں سے اہم سوال میرے متعلق ہوگا اور حضور رحمۃ للعٰلمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے درُود پاک کی کثرت کی تاکید اس لیے فرمائی ہے کہ درُود پاک کی کثرت سے نبی اکرم نُورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عظمت درُود پاک پڑھنے والے کے

دل میں زیادہ ہوجاتی ہے اور وہاں محبوبِ کبریا، سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی پہچان محبت و عظمت کی بنا پر ہی ہوگی، اسی لیے حدیث پاک میں فرمایا کہ جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ منکر نکیر کے سوال کے جواب میں بلا جھجک اور برملا کہے گا ھٰذا محمّدٌ جاءَ نا بِالْبَیِّنَاتِ یعنی اے فرشتو یہی تو میرے آقا ہیں جن کا نامِ نامی اسمِ گرامی محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہے۔ یہی آقا ہمارے پاس روشن دلیلیں لے کر تشریف لائے تھے، منکر نکیر کہیں گے بیشک تو کامیاب ہوا۔ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے، نم کنومۃ العروس

اور وہ منافق جس کا دل محبت و عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے خالی ہوگا، جب اس سے منکر نکیر سوال کریں گے کہ تو ان کو پہچانتا ہے، تو وہ کہے گا "ھاھا لا اَدرِی کُنتُ اَقُولُ مَا یَقُولُ النَّاسُ" ہائے ہائے میں ان کو نہیں جانتا۔ دُنیا میں لوگ ان کو جو کچھ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا، اس جواب کو سُن کر فرشتے کہیں گے ہاں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا، پھر اس پر قبر کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا۔ نعوذ باللہ مِن ذٰلِک

اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو باعثِ ایجادِ عالم نورِ مجسم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت اور رفعتِ شان سُن کر دل میں کڑھتے رہتے ہیں اور اگر کہیں مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت و شان کا جلسہ ہو تو جب تک جوابی جلسہ نہ کر لیں، ان کو چین نہیں آتا۔ بخاری شریف ہاتھ میں لیے منبر پر چڑھ کر ہرزہ سرائی کرتے ہیں، اگر نبی کو علمِ غیب ہوتا تو یہ کیوں ہوا، وہ کیوں ہوا؟ اگر نبی کو اختیار ہوتا تو امام حسین کو کیوں نہیں بچا لیا۔ حضرت عثمان کو

(علیہ السلام) (رضی اللہ عنہ) (رضی اللہ عنہ)

کیوں نہ بلوائیوں سے چھڑوالیا وغیرہ وغیرہ۔ بھائی! دُنیا میں تو پھونکا پھانکی چل جائے گی، لیکن اگر قبر میں جواب دینا پڑ گیا تو کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرمائے

وَھُوَ نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

لیکن ایسی نصیحت وہی شخص قبول کرے گا جس کے نصیب اچھے ہوں قسمت بہت بلند ہو جیسے کہ بعض علماء کرام بیان فرماتے ہیں، ایک وقت دو مولوی صاحبان کے درمیان مناظرہ منعقد ہوا۔ مناظرہ طول پکڑ گیا، کئی دن لگ گئے۔ ایک دن جب صبح صبح دونوں مولوی صاحبان مناظرہ کے لیے آئے تو آمنے سامنے سٹیج لگ گئے۔

ایمان اور محبت والے مولوی صاحب نے اس دن کی پہلی تقریر میں فرمایا: لوگو! بات سُنو! مناظرہ کا انجام جو ظاہر ہوگا وُہ اپنی جگہ ہے لیکن اپنی اپنی قسمت کو دیکھو مجھے ساٹھ دن ہو گئے، مجھے آرام، سکون میسر نہیں، دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر ورق گردانی کرتا رہتا ہوں۔ کتابیں دیکھتا ہوں کہ کہیں مجھے رسولِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات کی، حضورِ انور کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی، اختیار کی، شفاعت کی کوئی بات، کوئی اعجازی شان ملے، میں اسے جمع کرتا ہوں اور یقیناً میرا مدِ مقابل بھی رات بھر نہیں سوتا ہوگا وُہ بھی یوں ہی ورق گردانی کرتا ہوگا، لیکن وُہ تنقیص کی باتیں تلاش کرتا ہوگا کہ کہیں سے کسی کتاب میں مجھے یہ مل جائے کہ حضور کو فلاں بات کا علم نہیں تھا، حضور کو فلاں بات کا اختیار نہیں تھا وغیرہ وغیرہ، کیوں کہ اس نے مناظرہ میں میرے سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے مُسلمان بھائیو! غور کرو قسمت کس کی اچھی ہے جو حبیبِ خُدا سید الانبیاء رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمال تلاش کرے اس کی، یا اُس کی جو اس

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

باعثِ ایجادِ عالم رحمتِ دوعالم نُورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی کیلئے عیب تلاش کرے۔(العیاذ باللہ) جب اتنی بات کہی اور یہ بات دُوسرے مناظر مولوی صاحب نے سُنی تو اس کی قسمت جاگ اُٹھی اور اعلان کر دیا، لوگو! سُنو واقعی یہی بات ہے مجھے آرام کرنا سونا' کھانا پینا بھولا ہوا ہے۔ میں حضُور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذاتِ پاک کے لیے عیب اور تنقیص کی باتیں ہی تلاش کرتا رہا۔ مجھ جیسا بدقسمت کون ہے؟ لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں جھوٹا، میرا عقیدہ جھوٹا اور آج سے میں اس جھوٹے مذہب سے سچی توبہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی کئی اور خوش قسمت لوگ بھی تائب ہو گئے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم وھو الموفق۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم۔

حدیث ۳۱ ذُکِرَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ مَکْتُوْبٌ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مَنِ اشْتَاقَ اِلَیَّ رَحِمْتُہٗ وَمَنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُہٗ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

(دلائل الخیرات صـ ۱۳ مطبع کانپور)

بعض روایتوں میں ہے کہ ساقِ عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر درُود پاک پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں

کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُخْتَار

سَیِّدِ الْاَبْرَار وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَار

حدیث ۳۲ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ

(الترغیب والترہیب ص[illegible])

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص یوں درود پاک پڑھے،
"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۳۳ مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیَتَصَافَحَانِ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَھُمَا ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ۔

(نزہۃ الناظرین ص[illegible]، سعادۃ الدارین ص[illegible]، الترغیب والترہیب ص[illegible]، الزواجر ص[illegible])

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش

دیے جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً۔

حدیث ۳۴ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی وَقَفْنَا فِیْ مَجْمَعِ طُرُقٍ فَطَلَعَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اَیَّ شَیْءٍ قُلْتَ حِیْنَ جِئْتَنِیْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی صَلٰوۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی بَرَکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّداً حَتّٰی لَایَبْقٰی رَحْمَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرَی الْمَلٰئِکَۃَ قَدْ سَدُّوا الْاُفُقَ۔ (سعادۃ الدارین صہ ۶۳)

حضرت زید صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ ہم باہر نکلے، جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا اُس نے سلام عرض کیا، رسولِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا اے اعرابی جب تو آیا تھا تو تُو نے کیا پڑھا تھا، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے۔ اعرابی نے عرض کیا حضور (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں نے یہ درود پاک پڑھا تھا: